(S_1998_1_307_315)

سپریم کورٹ رپورٹس (1998) SUPP. 1 ایس سی آر

بیج ناتھ شرما

بنام

عزت مآب راجستھان عدالت عالیہ میں

جودھ پور اور دیگر

2 ستمبر 1998

[ڈاکٹر اے۔ ایس۔ آنند اور ڈی۔ پی۔ وادھوا، جسٹسز]

ملازمت قانون:

ترقی۔ سبکدوش، ملازم کے جونیئرز کو ان کی سبکدوشی کے بعد ترقی دی جاتی تھی- درستگی۔ منعقدہ : سبکدوش ملازم کو صرف اس صورت میں شکایت ہو سکتی ہے جب اس کی سبکدوشی سے پہلے اس کے جونیئرز کو ترقی دی گئی ہو- لیکن جب اس کی سبکدوشی کے بعد ترقی دی جاتی ہے تو وہ شکایت نہیں کر سکتا۔

ترقی- عدم منظوری۔ انتظامی عدم فعالیت کی وجہ سے- منعقد کیا گیا، ملازمین کو خالی اسامیوں کی تاریخ سے سابقہ ترقی کا حق نہیں دیا گیا- تاہم، خالی اسامیوں کو پر کرنے میں تاخیر- امید ظاہر کی گئی کہ مستقبل میں ملازمین کو مایوسی سے بچنے کے لئے بروقت ترقی دی جائے گی- انتظامی قانون۔

عدلیہ- اسامیاں- منعقد کی گئی، عدلیہ میں کسی بھی عہدہ کو خالی رکھنا مناسب نہیں ہے جب عدالتوں پر بقایا جات کا بوجھ ہے اور قانونی چارہ جوئی کا شکار ہونے والے لوگ ہیں- مزید یہ کہ وقتی ترقیاں کو باقاعدہ تقرری کے التوا میں دیا جانا چاہیے تھا۔

آئین ہند، :1950 دفعہ 226۔

فیصل امر شدہ۔قابل اطلاق۔عرضی درخواست کو نمائندگی دائر کرنے کی آزادی کے ساتھ واپس لینے کی اجازت دی گئی ہے اور ساتھ ہی ایک نئی عرضی درخواست دائر کرنے کی اجازت ہے" اگر موقع پیدا ہوا" -منعقدہ: دوسری عرضی درخواست فیصل امر شدہ کے اصول کے ذریعہ منع نہیں ہے کیونکہ ملازم کی نمائندگی کو مسترد کر دیا گیا تھا-مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 -دفعہ 11۔

درخواست گزار راجستھان جوڈیشل سروس (آر جے ایس) کے رکن تھے اور 31.5.1996 کو ریٹائر ہوئے تھے۔درخواست گزار نے عدالت عالیہ میں ایک عرضی درخواست دائر کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ راجستھان ہائر جوڈیشل سروس (آر ایچ جے ایس) میں ترقی کے لئے ان کے معاملے پر اس تاریخ سے غور کیا جائے جب آر ایچ جے ایس میں عہدے خالی ہوئے تھے۔تاہم عرضی درخواست کو واپس لینے کی اجازت دی گئی تھی اور اس کے ساتھ ہی درخواست دائر کرنے اور' اگر کوئی موقع آتا ہے' تو نئی عرضی درخواست دائر کرنے کی بھی اجازت دی گئی تھی۔

تاہم، عدالت عالیہ (انتظامی فریق) نے 9.2.1996 کو اپنی فل کورٹ اجلاس میں فیصلہ کیا کہ آر جے ایس کیڈر سے آر ایچ جے ایس کیڈر کے افسروں کو اس وقت تک ترقی نہیں دی جائے گی جب تک بار سے براہ راست بھرتی نہیں کی جاتی تاکہ ترقی یافتہ کی کارکردگی اور براہ راست بھرتیوں کے درمیان عدم توازن کو روکا جا سکے۔تاہم، یہ پایا گیا کہ اپیل کنندہ سے جونیئر کسی بھی افسر کو ان کی سبکدوشی سے پہلے ترقی نہیں دی گئی تھی۔ لیکن چار افسران جو اپیل کنندہ سے جونیئر تھے انہیں ترقی دے دی گئی اور اپیل گزار ریٹائر ہو گیا۔

اپیل کنندہ کی عرضی مسترد کر دی گئی اور اس لئے اپیل گزار نے اسی راحت کا دعویٰ کرتے ہوئے دوسری عرضی درخواست دائر کی۔عدالت عالیہ نے اس عرضی کو اس بنیاد پر خارج کر دیا کہ اس پر دوبارہ عدالتی حکم کے اصول کے تحت پابندی عائد کی گئی تھی۔لہذا یہ اپیل۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے اس عدالت نے

منعقد۔1.1 :اپیل کنندہ کو یقینی طور پر شکایت ہو سکتی ہے اگر اس کے کسی جونیئر کو اس کی سبکدوشی سے پہلے کی تاریخ سے ترقی دی گئی تھی۔لیکن یہاں ایسا نہیں ہے۔اپیل کنندہ کے ریٹائر ہونے کے بعد چار افسروں کو ترقی دی گئی تھی اور ان تاریخوں سے عہدے خالی نہیں تھے۔لہٰذا اپیل کنندہ ان تاریخوں سے ترقی کا حقدار نہیں ہے جن کے عہدے خالی ہو گئے تھے۔[313-ڈی]

1.2۔ یہ افسوسناک ہے کہ عدالت عالیہ کی جانب سے غیر فعالیت کی وجہ سے بار سے بروقت بھرتیاں نہیں کی جاسکیں جس سے بار میں عدم توازن پیدا ہوا۔ملازمت اور آخر کار اپیل کنندہ اور افسران کو بھی اسی طرح رکھا گیا کہ کس کو نقصان اٹھانا پڑا۔طویل عرصے تک خدمات انجام دینے کے بعد یہ سنیارٹی اور ترقی ہے جس کا ایک افسر انتظار کرتا ہے۔وہ توقع کرتے ہیں کہ انہیں وقت پر مناسب ترقی دی جائے گی۔لیکن یہاں اپیل کنندہ کو بغیر کسی غلطی کے اس کی ترقی سے محروم کر دیا گیا ہے۔کم از کم مستقبل میں اس طرح کی بدقسمتی کسی دوسرے افسر کے ساتھ نہیں ہونی چاہئے۔یہ بے چینی جو کسی بھی ملازمت کو اس وقت بری طرح متاثر کرتی ہے جب مختلف ذرائع سے بھرتیاں ہوتی ہیں کسی نہ کسی شکل میں سامنے آتی ہیں جس کا کسی نہ کسی کو بہت نقصان ہوتا ہے۔لیکن پھر ملازمت میں موجود افسران کے فائدے کے لئے نہیں بلکہ ایک خاص مقصد کے ساتھ تشکیل دی جاتی ہے اور موجودہ معاملے میں عوام کو بڑے پیمانے پر انصاف فراہم کرنے کے لئے ہے۔عدلیہ میں کسی بھی عہدے کو کئی دنوں تک خالی رکھنا بالکل مناسب نہیں ہے جب عدالتوں پر بقایا جات کا بوجھ ہو اور مدعی ہی متاثر ہوں۔عدالت عالیاں سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ محتاط رہیں اور وقت پر براہ راست کوٹے میں عہدوں کو پر کریں اور اگر ترقی افسران کی غلطی کے بغیر کسی بھی وجہ سے بار کوٹہ نہیں بھرا جاسکتا ہے تو ان کی ترقی کا معاملہ اس وقت تک زیر التوا نہیں رکھا جانا چاہئے جب تک کہ ان میں سے کچھ ریٹائر نہیں ہو جاتے۔جب بار سے بھرتی کا عمل شروع ہوتا ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ براہ راست کوٹے کے عہدوں کو جلد پر کیا جائے گا تو درمیانی مدت کے دوران ماتحت ملازمت کے افسران کو وقتی ترقی دی جاسکتی ہے جس میں براہ راست بھرتیوں پر سنیارٹی کا دعویٰ کرنے کا حق نہیں ہے، جو بعد میں شامل ہو سکتے ہیں۔عدالتوں کا کام بند نہیں ہونا چاہئے۔
[314-ای-ایچ؛315-اے-آر]

یونین آف انڈیا بنام کے۔کے۔وڈیرا، اے آئی آر(1990)ایس سی 442 پر بھروسہ کیا گیا۔

2۔ عدالت عالیہ کا یہ کہنا درست نہیں تھا کہ دوسری عرضی درخواست کو امر فیصل شدہ کے اصول کے تحت روک دیا گیا تھا کیونکہ اپیل کنندہ کی نمائندگی مسترد کر دی گئی تھی۔[311-جی]

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4563 آف 1998۔

1997 کے سی۔ڈبلیو۔پی نمبر 3455 میں راجستھان عدالت عالیہ کے 17.9.97 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی طرف سے بی۔ڈی۔شرما۔

جواب دہندگان کی طرف سے منوج کے۔داس اور اروینشور گپتا۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

ڈی پی وادھوا، جسٹس۔اجازت دے دی گئی۔

درخواست گزار، جو راجستھان جوڈیشل ملازمت (مختصر طور پر' آر جے ایس') کے رکن تھے، راجستھان عدالت عالیہ کی ڈویژن بینچ کے 17 ستمبر، 1997 کے فیصلے سے ناراض ہیں، جس میں انہوں نے اپنی عرضی درخواست (سی ڈبلیو پی نمبر 3455/97) کو مسترد کر دیا تھا، جس میں انہوں نے درخواست کی تھی کہ راجستھان ہائر جوڈیشل ملازمت (مختصر طور پر' آر ایچ جے ایس') میں ترقی کے لئے ان کے معاملے پر اس تاریخ سے غور کیا جائے جب آر ایچ جے ایس میں عہدے خالی ہوئے تھے۔

جب اپیل کنندہ نے عرضی درخواست دائر کی تو وہ 31 مئی 1996 کو ریٹائر ہو چکے تھے۔ان کی سبکدوشی سے پہلے، آر ایچ جے ایس میں عہدے اپیل کنندہ کی ترقی کے لئے ترقیاتی کوٹے میں دستیاب تھے۔اس سے قبل انہوں نے اپنی ترقی کے لئے عدالت عالیہ میں عرضی درخواست (سی ڈبلیو پی نمبر

1544/96) دائر کی تھی۔ اس سے پہلے کی یہ عرضی درخواست 27 مئی 1996 کو عدالت عالیہ میں داخل ہونے کے لئے آئی تھی اور مندرجہ ذیل حکم جاری کیا گیا تھا:

"27.5.96 : **عزت مآب جناب ایم۔ جی۔ مکھرجی قائم مقام چیف جسٹس**
عزت مآب جناب بھگوتی پرساد جسٹس۔

نوٹس جاری کریں، گرمیوں کی تعطیلات کے چار ہفتے بعد واپسی کے قابل۔ فاضل وکیل کو نوٹس 'دستی' دیا جائے۔

ہم ہدایت دیتے ہیں کہ اگرچہ عرضی درخواستر 31.5.96 کو ریٹائر ہو رہے ہیں، لیکن راجستھان ہائر جوڈیشل ملازمت میں ترقی کے مقصد سے دیگر افسروں کے ساتھ ان کے معاملے پر بھی غور کیا جائے، اور اگر انہیں اس طرح کی ترقی دی جاتی ہے تو ان کے معاملے پر مناسب ہدایات کے ساتھ ہمدردی سے غور کیا جائے گا، جیسا کہ مناسب اور مناسب سمجھا جا سکتا ہے۔

اس عرضی درخواست کو اپیل کنندہ نے 8 جنوری 1997 کو واپس لے لیا تھا۔ تاہم انہیں کوئی موقع ملنے پر نئی عرضی درخواست دائر کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ عرضی درخواست کو خارج کرنے کا حکم درج ذیل ہے:

"8.1.97 : **عزت مآب جناب ایم۔ جی۔ مکھرجی چیف جسٹس**
عزت مآب جناب بھگوتی پرساد جسٹس

اپیل کنندہ نے انتظامی فورم میں نمائندگی دائر کرنے کی آزادی کے ساتھ عرضی درخواست کی درخواست واپس لینے کی خواہش کا اظہار کیا۔

اگر موقع ملے تو انہیں نئی عرضی درخواست دائر کرنے کی آزادی دی گئی ہے۔

عرضی درخواست واپس لے کر خارج کر دی گئی۔

اس کے بعد کی عرضی درخواست (سی ڈبلیو پی نمبر 3455/97) کو درج ذیل حکم کے ساتھ خارج کر دیا گیا تھا جواب مسترد کر دیا گیا ہے:

"17.9.97 : عزت مآب جناب ایم۔ جی۔ مکھرجی، چیف جسٹس۔
عزت مآب جناب بھگوتی پرساد، جسٹس۔

اپیل کنندہ کی طرف سے جناب ایچ۔ این۔ کالا۔

ہماری رائے یہ ہے کہ موجودہ عرضی درخواست کو عدالتی نظام کے اصولوں کے تحت ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ عرضی اپیل کنندہ کی جانب سے جمع کرائی گئی درخواست پر فل کورٹ نے غور کیا اور فل کورٹ نے اپنی دانشمندی سے اسے مسترد کر دیا۔ یہ بھی دلیل دی گئی ہے کہ فل کورٹ نے ان کی نمائندگی پر بولنے کا حکم جاری نہیں کیا۔ ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ اس معاملے پر فل کورٹ میں تبادلہ خیال کیا گیا تھا اور حتمی فیصلے سے عرضی اپیل کنندہ کو آگاہ کیا گیا تھا۔ ہمیں نہیں لگتا کہ اس عرضی درخواست میں کوئی طاقت ہے۔ اس وقت تک جب تک اپیل کنندہ سبکدوش نہیں ہوتا اس وقت تک اس کے کسی بھی جونیئر کو ترقی دینے پر غور نہیں کیا گیا تھا اور نہ ہی اسے راجستھان ہائر جوڈیشل ملازمت میں ترقی دی گئی تھی۔ یہ انتہائی افسوسناک صورتحال ہو سکتی ہے کہ سبکدوشی تک ان کی ترقی پر غور نہیں کیا گیا لیکن اس سے مداخلت کا کوئی معاملہ سامنے نہیں آتا۔

عرضی درخواست خارج کر دی گئی ہے۔

اس حکم کو اپیل گزار کی جانب سے اس اپیل میں چیلنج کیا جا رہا ہے۔

اپیل کنندہ نے 2 جنوری 1979 کو آر جے ایس میں شمولیت اختیار کی۔ انہیں 31 دسمبر 1980 کے حکم کے ذریعے منسیف کم جوڈیشل مجسٹریٹ کے عہدے پر تعینات کیا گیا تھا۔ انہیں 13 فروری 1992 کو سول جج (سینئر ڈویژن) کم ایڈیشنل چیف جوڈیشل مجسٹریٹ کے طور پر ترقی دی گئی اور 17 اگست 1993 کے حکم کے ذریعے اپیل کنندہ کو اگست 1992 سے منتخب پیمانہ دیا گیا۔ وہ 31 مئی 1996 کو ریٹائر ہوئے۔ اپنی عرضی درخواست (سی ڈبلیو پی نمبر 1544/96) کو واپس لینے کے بعد اپیل کنندہ نے 29 جنوری 1997 کو درخواست دی کہ آر ایچ جے ایس میں ترقی کے لئے ان کے کیس پر غور کیا جائے اور عرضی درخواست میں 27 مئی 1996 کو کیے گئے مشاہدات کے پیش نظر انہیں تصوراتی ترقی دی جائے۔ اس درخواست کو عدالت عالیہ نے پسند نہیں کیا اور 3 جولائی 1997 کو فل کورٹ کی قرارداد کے ذریعہ مسترد کر دیا گیا، جس کے بارے میں اپیل کنندہ کو مطلع کیا گیا تھا۔ اس کی وجہ سے اپیل کنندہ نے دوسری عرضی درخواست (سی ڈبلیو پی نمبر 3455/97) دائر کی، جسے دو بنیادوں پر مسترد کر دیا گیا، یعنی (1) اس پر ضابطہ انصاف کے اصول کے تحت پابندی عائد کی گئی اور (2) جب تک اپیل کنندہ ملازمت سے ریٹائر نہیں ہو جاتا اس وقت تک اس کے کسی بھی جونیئر کو ترقی دینے یا آر ایچ جے ایس میں ترقی دینے پر غور نہیں کیا گیا تھا۔

ہم نہیں سمجھتے کہ عدالت عالیہ کا یہ کہنا درست تھا کہ دوسری عرضی درخواست (سی ڈبلیو پی نمبر 3455/97) کو دوبارہ عدالتی چارہ جوئی کے اصول کے تحت روک دیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ نے 27 مئی 1996 کو اپنی سابقہ عرضی درخواست میں عدالت عالیہ کے مشاہدات کی بنیاد پر اپنی نمائندگی پیش کی۔ جب یہ عرضی درخواست دوبارہ سماعت کے لئے آئی تو اپیل گزار ریٹائر ہو چکا تھا۔ لہٰذا انہوں نے عرضی درخواست واپس لے لی۔ اگر موقع ملے تو انہیں ایک اور عرضی درخواست دائر کرنے کی آزادی دی گئی۔ یقینی طور پر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ نئی عرضی درخواست صرف اسی صورت میں دائر کی جا سکتی ہے جب کارروائی کی نئی وجہ سامنے آئے۔ کسی بھی معاملے میں کارروائی کی نئی وجہ اس وقت سامنے آئی جب عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کی نمائندگی کو مسترد کر دیا اور آر ایچ جے ایس میں ترقی کے لئے اس کے کیس پر غور نہیں کیا گیا۔ تاہم، ہمارا یہ ماننا کہ دوسری عرضی درخواست کو عدالتی حکم کے اصول کے تحت روکا نہیں گیا تھا، اپیل کنندہ کی مدد نہیں کرتا کیونکہ اس کی عرضی درخواست بھی میرٹ کی بنیاد پر خارج کر دی گئی تھی۔ اس بات پر کچھ تنازعہ ہے کہ آیا اپیل کنندہ کو سلیکشن گریڈ دینے سے اسے ان افسران پر سنیارٹی مل جائے گی جو آر جے ایس کی سنیارٹی لسٹ میں سینئر ہونے کے باوجود سلیکشن گریڈ نہیں دیے گئے تھے۔ ظاہر ہے کہ سنیارٹی لسٹ کو کبھی چیلنج نہیں کیا گیا تھا۔ تاہم، یہ

تنازعہ ہمارے مقاصد کے لئے مواد نہیں ہے کیونکہ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ جس تاریخ سے اپیل کنند ہملازمت سے ریٹائر ہوا تھا، پروموشن کوٹے میں عہدے دستیاب تھے اور اپیل کنندہ کو اس کوٹے میں آر ایچ جے ایس میں ترقی کے لئے غور کیا جاسکتا تھا۔ ان پر ایسا غور نہیں کیا گیا کیونکہ عدالت عالیہ نے 9 فروری 1996 کو فل کورٹ کی قرارداد کے ذریعہ فیصلہ کیا تھا کہ بار سے آر ایچ جے ایس میں بھرتی ہونے تک آر جے ایس سے مزید ترقی نہیں کی جائے گی۔ اپیل کنندہ نے اپنی پہلی رٹ پٹیشن میں بار سے تقرریاں ہونے تک آر ایچ جے ایس کے کیڈر میں ترقیاں نہ کرنے کی فل کورٹ کی قرارداد کو چیلنج کیا تھا۔ فل کورٹ کی اس قرارداد کو وہ یقیناً دوسری رٹ پٹیشن میں چیلنج نہیں کر سکتے تھے۔ ہائی کورٹ نے اپنے جوابی حلف نامے میں یہ جواز پیش کیا ہے کہ اس نے آر ایچ جے ایس کے کیڈر میں کوئی ترقی نہ کرنے کا فیصلہ کیوں کیا حالانکہ متعلقہ وقت پر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ججوں کی 21 اسامیاں ترقی اور براہ راست بھرتی کے ذریعے خالی تھیں۔ راجستھان ہائر جوڈیشل سروس رولز، 1969 کے قاعدہ 9(2) کے مطابق 3:1 کا تناسب۔ عدالت عالیہ نے اپنے فیصلے کو اس طرح درست قرار دیا:-

> فل کورٹ نے 9.2.96 کو منعقدہ اپنے اجلاس میں فیصلہ کیا کہ جب تک براہ راست بھرتی نہیں کی جاتی تب تک کوئی ترقی نہیں دی جائے گی۔ یہ فیصلہ فل کورٹ نے کوٹہ 3:1 کے غیر منصفانہ نفاذ کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا تھا جو آر ایچ جے ایس میں ترقی پانے والوں اور براہ راست بھرتیوں کے درمیان برقرار رکھنا ضروری ہے جو نہیں کیا جا رہا تھا۔ جہاں براہ راست بھرتی کوٹے میں خالی جگہوں کا تعین کیڈر کی منظور شدہ تعداد کی بنیاد پر کیا جا رہا تھا، وہیں ترقی کوٹہ بھرتی کی بنیاد پر چلایا جا رہا تھا۔ 89 منظور شدہ عہدے تھے لیکن حقیقت میں 200 سے زیادہ افسر آر ایچ جے ایس کے عہدوں پر کام کر رہے تھے۔ 89 سے زیادہ عہدوں پر صرف آر ایچ جے ایس کے عارضی/ ایڈہاک ترقی والے کام کر رہے تھے اور اس وجہ سے براہ راست بھرتیوں کا تناسب بہت کم ہو گیا ہے۔ لہٰذا ترقی پر پابندی فل کورٹ نے دو کوٹوں کے درمیان مزید عدم مساوات اور عدم توازن کو روکنے کے لئے عائد کی تھی جس نے روٹا کوٹہ اصول کی بنیاد پر آر ایچ جے ایس میں انٹرسی سنیارٹی کا تعین کرنے میں مسائل پیدا کیے تھے۔ لہٰذا فل کورٹ نے آر جے ایس کیڈر سے آر ایچ جے ایس کیڈر میں افسروں کو اس وقت تک ترقی نہ دینے کا فیصلہ کیا جب تک کہ روٹا کوٹہ رول کے غیر منصفانہ آپریشن کو مدنظر رکھتے ہوئے براہ راست بھرتی نہیں کی

جاتی۔فل کورٹ نے 9.2.96 کو اپنے اجلاس میں جو قرارداد منظور کی تھی اس میں گورنر کی کسی مداخلت کی ضرورت نہیں تھی۔لہٰذا یہ کہنا غلط ہے کہ فل کورٹ کے پاس آر ایچ جے ایس میں بھرتیوں کے ذریعے ہونے والی ترقیوں کو روکنے کا کوئی اختیار نہیں ہے تاکہ براہ راست بھرتی وں اور ترقی پانے والوں کے درمیان متناسب نمائندگی اور انٹر سی سنیارٹی کو برقرار رکھا جاسکے۔

اپیل کنندہ کو یقینی طور پر شکایت ہو سکتی ہے اگر اس کے کسی جونیئر کو اس کی سبکدوشی سے پہلے کی تاریخ سے ترقی دی گئی تھی۔ یہاں ایسا نہیں ہے۔ترقیاتی کوٹے میں سے چار ترقیاں صرف 30 دسمبر 1996 کو کی گئیں، یعنی اپیل کنندہ کے ریٹائر ہونے کے بعد۔ترقی پانے والوں کو ان تاریخوں سے ترقیاں دی گئیں جن تاریخوں سے ان کی ترقیوں کے احکامات جاری کیے گئے تھے نہ کہ ان تاریخوں سے جن کے عہدے خالی ہوئے تھے۔عدالت عالیہ کی یہ دلیل بھی ہے کہ آر ایچ جے ایس میں ترقی پانے والے یہ چار افسران سنیارٹی لسٹ کے مطابق اپیل گزار سے سینئر تھے۔جو سوال زیر غور آتا ہے وہ بہت پریشان کن ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر اپیل کنندہ پر لاگو قوانین کے تحت اس کو عہدہ خالی ہونے کی تاریخ سے یا ترقی کا حکم دینے کی تاریخ سے ترقی دی جانی تھی۔ہمیں ایسا کوئی قاعدہ نہیں دکھایا گیا ہے جو اپیل کنندہ کی مدد کر سکے۔ 31 مئی 1996 سے پہلے آر جے ایس کے کسی بھی افسر کو آر ایچ جے ایس میں ترقی نہیں دی گئی ہے جو اپیل کنندہ سے جونیئر ہو۔ راجستھان عدالت عالیہ نے براہ راست بھرتیوں اور ترقی پانے والوں کے درمیان عدم توازن کو بحال کرنے کے لئے مزید فیصلہ کیا ہے، جو یقینی طور پر، جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے، چیلنج سے بالاتر ہے۔

یونین آف انڈیا اور دیگران بنام کے۔کے۔وڈیرا اور دیگران، اے آئی آر (1990) ایس سی 442 میں اس عدالت نے ڈیفنس ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ سروس رولز، 1970 کے حوالے سے کہا کہ پروموشن آرڈر کی تاریخ سے لاگو ہوگی نہ کہ اس سے۔تاریخ جب پرو ترقیاتی اسامیاں بنائے گئے تھے۔ان قواعد میں سے قاعدہ 8 میں کسی تاریخ کی وضاحت نہیں کی گئی جس سے پروموشن موثر ہوگی۔اس عدالت نے کہا:۔

’’اس میں کوئی قانونی شق نہیں ہے کہ سائنسداں 'بی' کے عہدے پر ترقی کا اطلاق اس سال کے یکم جولائی سے ہونا چاہیے جس میں ترقی دی جاتی ہے۔ہوسکتا ہے کہ درست ہو یا غلط، کسی نہ کسی وجہ سے یکم جولائی سے ترقی دی گئی ہو،لیکن ہمیں ٹریبونل کی جانب سے دی گئی اس ہدایت کی کوئی

معقول وجہ نظر نہیں آتی کہ جواب دہندگان کی سائنسدانوں 'بی' کے عہدوں پر ترقیاں ان ترقیاتی پوسٹس کی تخلیق کی تاریخ سے ہونی چاہیے۔ ہمیں کسی ایسے قانون یا ضابطے کے بارے میں علم نہیں ہے جس کے تحت ترقیاتی پوسٹ کی تخلیق کی تاریخ سے ترقی موثر ہونا ہے۔ کسی بھی وجہ سے کوئی عہدہ خالی ہونے کے بعد، اس عہدے پر ترقی اس تاریخ سے ہونی چاہئے جس تاریخ کو ترقی دی گئی ہے نہ کہ اس تاریخ سے جس پر ایسا عہدہ خالی ہوتا ہے۔ اسی طرح جب اضافی عہدے تخلیق کیے جاتے ہیں تو ان عہدوں پر ترقی صرف اس وقت دی جا سکتی ہے جب تشخیصی بورڈ کا اجلاس ہو اور ترقی دینے کے لیے اپنی سفارشات پیش کر دے۔ اس کے برعکس اگر ترقی کو اضافی عہدوں کی تخلیق کی تاریخ سے نافذ العمل بنانے کی ہدایت کی جاتی ہے تو اس کا اثر تشخیصی بورڈ کے اجلاس سے پہلے ہی ترقی دینے اور ترقی کے لئے امیدواروں کی اہلیت کا جائزہ لینے سے پہلے ہی ہوگا۔ ان حالات میں ٹریبونل کے فیصلے کو برقرار رکھنا مشکل ہے۔

عدالت عالیہ کی جانب سے غیر فعالیت کی وجہ سے یہ افسوسناک ہے کہ بار سے بروقت بھرتیاں نہیں کی جا سکیں جس کی وجہ سے ملازمت میں عدم توازن پیدا ہوا اور آخر کار اپیل کنندہ اور اسی طرح کے افسران کو نقصان اٹھانا پڑا۔ طویل عرصے تک خدمات انجام دینے کے بعد یہ سنیارٹی اور ترقی ہے جس کا ایک افسر انتظار کرتا ہے۔ انہیں امید ہے کہ انہیں وقت پر مناسب ترقی دے دی جائے گی۔ غیر ترقی کسی بھی خدمت کا واقعہ ہو سکتا ہے۔ لیکن یہاں اپیل کنندہ کو بغیر کسی غلطی کے اس کی ترقی سے محروم کر دیا گیا ہے۔ عدالت عالیہ نے کہا کہ یہ افسوسناک صورتحال ہو سکتی ہے کہ اپیل کنندہ کے نام پر سبکدوشی تک ترقی کے لئے غور نہیں کیا گیا۔ عدالت عالیہ کو تکلیف ہو سکتی ہے لیکن یہ اپیل کنندہ کو کوئی راحت نہیں دیتا ہے۔ کم از کم مستقبل میں اس طرح کی بدقسمتی کسی دوسرے افسر کے ساتھ نہیں ہونی چاہئے۔ یہ بے چینی جو کسی بھی خدمت کو اس وقت بری طرح متاثر کرتی ہے جب مختلف ذرائع سے بھرتیاں ہوتی ہیں تو کسی نہ کسی شکل میں سامنے آتی ہے جس کا کسی نہ کسی کو بہت نقصان ہوتا ہے۔ لیکن پھر ملازمت صرف ملازمت میں موجود افسران کے فائدے کے لئے نہیں بلکہ ایک خاص مقصد کے ساتھ تشکیل دی جاتی ہے اور موجودہ معاملے میں عوام کو بڑے پیمانے پر انصاف فراہم کرنے کے لئے ہے۔ عدلیہ میں کسی بھی عہدے کو کئی دنوں تک خالی رکھنا بالکل مناسب نہیں ہے جب عدالتوں پر بقایاجات کا بوجھ ہو اور مدعی ہی متاثر ہوں۔ ہم توقع کرتے ہیں کہ عدالت عالیاں چوکس رہیں گے اور وقت پر براہ راست کوٹے میں عہدوں کو بھریں گے اور اگر ترقی افسران کی غلطی کے بغیر کسی بھی وجہ سے بار کوٹہ نہیں بھرا جا سکتا ہے تو

ان کی ترقی کے معاملے کو اس وقت تک زیر التوا نہیں رکھا جانا چاہیئے جب تک کہ ان میں سے کچھ ریٹائر نہیں ہو جاتے۔ جب بار سے بھرتیوں کا عمل شروع ہوتا ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ براہ راست کوٹے کے عہدوں کو جلد ہی پُر کیا جائے گا تو درمیانی مدت کے دوران ماتحت ملازمت کے افسران کو وقتی ترقی دی جا سکتی ہے اور انہیں براہ راست بھرتیوں پر سنیارٹی کا دعویٰ کرنے کا حق نہیں دیا جا سکتا ہے، جو بعد میں شامل ہو سکتے ہیں۔ عدالتوں کا کام بند نہیں ہونا چاہیئے۔

ان مشاہدات کے ساتھ ہم اپیل مسترد کر دیں گے اور فریقین کو اپنے اخراجات خود برداشت کرنے پر چھوڑ دیں گے۔

وی ایس ایس

اپیل خارج کر دی گئی۔